منگل
۱۹- جولائی ۱۹۹۴ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۷۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۱۵۹ منگل- ۹- صفر- ۱۴۱۵ھ '۱۹- وفا ۱۳۷۳ ھش' ۱۹- جولائی ۱۹۹۴ء

اپنے دلوں میں خدمت دین کی نیّت باندھ لو

جو حالت میری توجّہ کو جذب کرتی ہے اور جسے دیکھ کر میں دُعا کے لئے اپنے اندر تحریک پاتا ہوں وہ ایک ہی بات ہے۔ کہ میں کسی شخص کی نسبت معلوم کرلوں کہ یہ خدمت دین کے سزاوار ہے اور اس کا وجود خدا تعالیٰ کے لئے۔ خدا کے رسول کے لئے۔ خدا کی کتاب کے لئے اور خدا کے بندوں کے لئے نافع ہے۔ ایسے شخص کو جو درد و الم پہنچے وہ در حقیقت مجھے پہنچتا ہے۔ ہمارے دوستوں کو چاہئے کہ وہ اپنے دلوں میں خدمت دین کی نیت باندھ لیں جس طرز اور جس رنگ کی خدمت جس سے بن پڑے کرے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

جذبات اور گناہ سے چھوٹ جانے کے لئے اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں پیدا کرنا چاہئے۔ جب سب سے زیادہ خدا کی عظمت اور جبروت دل میں بیٹھ جائے' تو گناہ دُور ہو جاتے ہیں۔ ایک ڈاکٹر کے خوف دلانے سے بسا اوقات لوگوں کے دلوں پر ایسا اثر ہوتا ہے کہ وہ مرجاتے ہیں۔ تو پھر خوف الٰہی کا اثر کیونکر نہ ہو۔ چاہئے کہ اپنی عمر کا حساب کرتے رہیں۔ ان دوستوں اور رشتہ داروں کو یاد کریں جو انہیں میں سے نکل کر چلے گئے۔ لوگوں کی صحت کے ایام یونہی غفلت میں گزر جاتے ہیں۔ ایسی کوشش کرنی چاہئے کہ خوف الٰہی دل پر غالب رہے۔ جب تک انسان طولِ اَمل کو چھوڑ کر اپنے پر موت وارد نہ کرلے۔ تب تک اس سے غفلت دور نہیں ہوتی۔ چاہئے کہ انسان دعا کرتا رہے یہانتک کہ خدا اپنے فضل سے نُور نازل کردے۔ جو بندہ یابندہ۔

(ملفوظات جلد اول ص ۵۰۷-۵۰۸)

خدا تعالیٰ کی سچی فرمانبرداری برگزیدہ اور معزز بنا دیتی ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

ہر ایک سلیم الفطرت انسان کے قلب میں اللہ تعالیٰ نے یہ ایک بات حجت کے طور پر رکھ دی ہے کہ وہ ایک مجمع کے درمیان معزز ہو جاوے۔ گھر میں اپنے بزرگوں کی کوئی خلاف ورزی اس لئے نہیں کی جاتی کہ گھر میں ذلیل نہ ہوں۔ ہر ایک دنیا دار کو دیکھتے ہیں کہ محلہ داری میں ایسے کام کرتا ہے جن سے وہ باوقعت انسان سمجھا جاوے۔ شہروں کے رہنے والے بھی ہتک اور ذلت نہیں چاہتے۔ پھر اس مجمع میں جہاں اولین و آخرین جمع ہوں گے۔ اس مقام پر جہاں انبیاء و اولیاء موجود ہوں گے وہاں کی ذلت کون عاقبت اندیش سلیم الفطرت گوارا کر سکتا ہے۔ کیونکہ عزت و وقعت کی ایک خواہش ہے جو انسان کی فطرت میں موجود ہے۔ اس آیت (ابراہیم کے دین سے کون اعرض کر سکتا ہے) میں اللہ تعالیٰ ایک نظیر کے ساتھ اس خواہش اور اس قاعدہ کو جس کے ذریعہ انسان معزز ہو سکتا ہے' بیان کرتا ہے۔ نظیر کے طور پر جس شخص کا ذکر یہاں کیا گیا ہے اس کا نام ہے ابراہیم علیہ السلام۔

اللہ تعالیٰ نے ابراہیم کو کیسی عزت دی۔ یہ اس نظارے سے معلوم ہو سکتا ہے جو خدا نے فرمایا (-) ہم نے اس کو برگزیدہ کیا' دنیا میں اور آخرت میں بھی سنوار والوں سے ہو گا۔

اللہ تعالیٰ کے مکالمات کا شرف رکھنے

باقی صفحہ ۷ پر

مکرم ڈاکٹر نوری صاحب کی ربوہ آمد

○ مکرم ڈاکٹر ایم مسعود الحسن نوری صاحب FACC (USA), FRCP Edinburg ہارٹ سپیشلسٹ مورخہ ۲۹- اور ۳۰- جولائی ۹۴ء فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں کا معائنہ کریں گے ضرورتمند احباب سے گذارش ہے کہ وہ مورخہ ۲۷- جولائی ۹۴ء تک ہسپتال ہذا کے جنرل ڈیوٹی میڈیکل آفیسر صاحبان سے مکرم ڈاکٹر نوری صاحب سے علاج معالجہ کے لئے وقت حاصل کرلیں۔

(ایڈمنسٹریٹر)

شعبہ تحریک جدید

○ مجلس انصار اللہ کے ہر رکن سے تین سوال

۱- کیا آپ اور آپ کے سب اہل و عیال تحریک جدید کے مالی جہاد میں معیاری وعدہ کے ساتھ شامل ہیں؟ (معیاری وعدہ سال بھر میں ایک ماہ کی آمد کا کم از کم پانچواں حصہ ہے)

۲- کیا آپ سب کا وعدہ آپ کی مالی وسعت کے مطابق ہے؟

۳- کیا آپ اپنے وعدہ کی سو فیصد ادائیگی کر چکے ہیں؟

(قیادت تحریک جدید)
مجلس انصار اللہ پاکستان ربوہ

نمایاں کامیابی

○ مکرم محمد فیصل راجہ ابن مکرم پروفیسر راجہ نصر اللہ خان صاحب دار الصدر غربی ربوہ تاشقند (روس) میں میڈیکل کی تعلیم کی غرض سے گئے ہوئے ہیں۔ انہوں نے میڈیکل کورس کے پہلے

باقی صفحہ ۷ پر

اخلاقی لحاظ سے اصولی صداقتیں چار ہیں دیانت۔ صداقت۔ محنت اور قربانی

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت دو روپیہ

۱۹ - وفا ۱۳۷۳ ہش ۱۹ - جولائی ۱۹۹۴ء

سچا علم اور یقین

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔ "بے باکی اور شرارت وشوخی کا پیدا ہونا سچے علم اور پورے یقین کے بعد تو ممکن نہیں اس سے معلوم ہوا کہ ان کو یہ ہرگز معلوم نہیں کہ یہ بدی کا زہر ہلاک کرنے میں سنکھیا اور سٹرکنیا کے زہر سے بھی بڑھ کر ہے اگر ان کا ایمان اس بات پر ہوتا کہ خدا ہے اور وہ بدی سے ناراض ہوتا ہے اور اس کی پاداش میں سخت سزا ملتی ہے تو گناہ سے بیزاری ظاہر کرتے اور بدیوں سے ہٹ جاتے"۔

زندگی کے کسی بھی شعبہ کو لیجئے۔ اس میں فساد کی وجہ بیباکی۔ شرارت اور شوخی ہیں۔ معاشرہ میں ان باتوں سے بگاڑ پیدا ہوتا ہے اور چونکہ معاشرہ کے لوگ زندگی کے تمام شعبوں میں کام کر رہے ہوتے ہیں اس لئے معاشرہ کا بگاڑ زندگی کے تمام شعبوں تک پہنچتا ہے۔ آپ کسی برائی کا نام لیجئے۔ جاننے والے آپ کی توجہ اس بات کی طرف مبذول کروائیں گے کہ اگر معاشرہ ہی برا ہے تو یہ برائی تو یقیناً ظاہر ہوگی۔ حتیٰ کہ جب طالب علموں کی نقل کی عادت اور دوڑ بھاگ کر کے۔ مل ملا کر۔ رشوت دے کر۔ نمبر لگوانے کی بات ہوتی ہے تو جہاں طالب علموں کے اس فعل کی مذمت کی جاتی ہے وہیں معاشرہ کا ذکر آجاتا ہے کہ اگر معاشرہ میں ہر شخص اس قسم کی باتیں کر رہا ہے تو طالب علم ایسا کیوں نہ کریں گے۔ جو کچھ کرتے ہوئے وہ والدین کو اور معاشرہ کے بڑے بوڑھوں اور امراء وغیرہ کو دیکھتے ہیں وہی کچھ۔ کسی اور رنگ میں ہی سہی۔ وہ بھی کرنا چاہیں گے اور کر گذرتے ہیں۔

سیاست کو لے لیجئے۔ آپ کو کون لوگ ہیں جو سچ بولتے نظر آتے ہیں۔ کون لوگ ہیں جو دھاندلی کو گناہ سمجھتے ہیں۔ کون ہیں جو لوٹ کھسوٹ سے راتوں رات امیر بننا نہیں چاہتے۔ یہ سب کچھ معاشرہ ہی میں پائی جانے والی بے باکی۔ شرارت اور شوخی کا نتیجہ ہے۔

جیسا کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں اس سب کچھ کی وجہ یہ ہے لوگوں کو سچا علم ہے ہی نہیں۔ وہ خدا کو نہیں مانتے اور اسے نہیں پہچانتے۔ انہیں اس بات کا علم ہی نہیں کہ سزا بھی مل سکتی ہے اور برے کام کرنے والوں کو یقیناً ملتی ہے۔ انہیں سچا علم بھی نہیں اور ان کے دل یقین سے بھی خالی ہیں۔

پس جیسا کہ ہم نے پہلے کسی کالم میں کہا تھا جرم (اور برائی) کو روکنے کی ایک ہی صورت ہے اور وہ یہ ہے کہ انسان کو سچا علم ہو اور خدا تعالیٰ کی ذات اور اس کی صفات پر پورا پورا یقین ہو اور وہ یہ جانتا ہو کہ خدا تعالیٰ نیکی کو پسند کرتا ہے اور برائی سے بیزار ہے۔ اور اس بیزاری کی وجہ سے وہ برے کام کرنے والوں کو سزا بھی دیتا ہے۔

معاشرہ میں سچا علم اور یقین پیدا کرنے کی کوشش کیجئے۔ بیباکی۔ شرارت اور شوخی۔ جو فساد کی جڑ ہیں۔ خود بخود ختم ہو جائیں گی۔

شہہ سواروں کو کبھی روکا خس و خاشاک نے؟
منہ کی کھائی ہے ہمیشہ ہمت بیباک نے
میرے پیچھے آ کے کیا لوگے مرے ہمراہ چلو
میرے حق میں دے دیا ہے فیصلہ افلاک نے

ابوالاقبال

ہمارا حُسنِ عمل تم کبھی نہ چھین سکے
خودی نہ چھین سکے - آگہی نہ چھین سکے

چمن کو رُوند کے تم نے گلوں کو لُوٹ لیا
بہار کہتے ہیں جس کو وُہی نہ چھین سکے

لگائے تالے ہماری زباں پہ گو تُم نے
ہمارے نُطق کی تم دلکشی نہ چھین سکے

چراغ تم نے بُجھانے کی لاکھ کوشش کی
مگر چراغوں کی تُم رُوشنی نہ چھین سکے

ہماری راہ میں ہر گام تُم ہوئے حائل
ہمارا عزمِ مصمّم کبھی نہ چھین سکے

خِرَدْ کے شعبدہ بازوں کی بے بسی دیکھو
جنوں ہمارے کی وارفتگی نہ چھین سکے

کبھی بدلتے نہیں ہیں اُصول قُدرت کے
گلوں سے خار شگفتہ لبی نہ چھین سکے

شعور راہروی بھی نہ ہو جنہیں خورشید
وہ راہبروں سے کبھی راہبری نہ چھین سکے

خورشید احمد باجوہ

تم سنبھل جاؤ اور ہر ایک بے اعتدالی کو چھوڑ دو

اے عقل مندو! یہ دنیا ہمیشہ کی جگہ نہیں تم سنبھل جاؤ۔ تم ہر ایک بے اعتدالی کو چھوڑ دو۔ ہر ایک نشہ کی چیز کو ترک کرو۔ انسان کو تباہ کرنے والی صرف شراب ہی نہیں بلکہ افیون گانجہ چرس بھنگ تاڑی اور ہر ایک نشہ جو ہمیشہ کے لئے عادت کر لیا جاتا ہے وہ دماغ کو خراب کرتا ہے اور آخر ہلاک کرتا ہے۔ سو تم اس سے بچو ہم نہیں سمجھ سکتے کہ تم کیوں ان چیزوں کو استعمال کرتے ہو جن کی شامت سے ہر ایک سال ہزارہا تمہارے جیسے نشہ کے عادی اس دنیا سے کوچ کر جاتے ہیں اور آخرت کا عذاب الگ ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

افکارِ عالیہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرماتے ہیں۔

اب یہاں خدا کی صفات کے مطابق مالک ہونا اور بندے کی صفات کے مطابق مالک ہونا دو الگ الگ چیزیں بن جاتی ہیں۔ ان شرائط کے ساتھ جو شرائط سورہ فاتحہ ہمارے سامنے رکھتی ہے جب ہم مالکیت کے مضمون پر غور کرتے ہیں اور اس کا موازنہ اس مالکیت سے کرتے ہیں جو اس مضمون سے عاری ہے۔ ان شرائط سے عاری ہے تو زمین و آسمان کا فرق پڑتا ہے یا آسمان اور زمین کا فرق ظاہر ہوتا ہے۔ ایسا مالک جو اس جذبے سے پاگل ہو کر کہ میری جائیداد بڑھے میرا قبضہ قدرت بڑھے۔ ایسا بادشاہ جو اس ہوس سے پاگل ہو کر خدا کے بندوں پر حملے کرتا ہے اور اس کی مخلوقات کے لئے ایک عذاب بن جاتا ہے کہ کسی طرح میری ملک گیری کی ہوس پوری ہو اور میری مملکت وسیع ہو وہ نہ رب بن سکتا ہے' نہ رحمان بن سکتا ہے نہ رحیم بن سکتا ہے۔ مالکیت کسی کو دیتا نہیں بلکہ چھینتا چلا جاتا ہے حالانکہ قرآن کریم نے مالکیت کی یہ تعریف فرمائی کہ (-) اصل حقیقی مالک وہ ہے جو عطا بھی کرتا ہے' صرف لیتا ہی نہیں لیکن جب لیتا ہے تو وہ حق لیتا ہے جو اس کا ہے اور کسی کا حق نہیں لیتا اور جب عطاء کرتا ہے تو کسی کو حق نہیں دے رہا ہوتا بلکہ اپنی طرف سے عطاء کر رہا ہوتا ہے کیونکہ کلیتہً مالک وہی ہے۔ دنیا کا بادشاہ جو ملک گیری کی ہوس کے ساتھ حملے کرتا ہے وہ ایسے حق چھین رہا ہے جو اس کے نہیں ہیں۔ وہ دوسرے بندگان خدا کے حقوق میں دخل اندازی کرتا ہے اور غاصب کی چھینی ہوئی چیزیں اس کو مالک نہیں بنا دیا کرتیں۔ ان میں سے وہ کچھ کسی کو دے بھی دے اور کوئی والی مقرر کر دے اور بظاہر ملوکیت کسی کے سپرد کرے تو جیسا اس کا قبضہ ناجائز ویسے اس کی عطاء ناجائز اور بے معنی حقیقت۔ لیکن جب یوم الدین کی شرط ساتھ لگا دیں تو یہ فرق بالکل ہی نمایاں اور اتنا زیادہ واضح ہو جاتا ہے کہ کوئی مشابہت کی شکل بھی باقی نہیں رہتی۔

یوم الدین کا مطلب ہے جزاء سزا کے دن' آخری دن کا مالک۔ ہر چیز اس کی طرف لوٹ جائے گی اور ایک ایسا وقت آئے گا جب کوئی دوسرا شخص ملکیت میں یا ملوکیت میں ایک ذرہ بھر بھی اس کا شریک نہیں رہے گا۔ قرآن کریم فرماتا ہے۔ (-) کہ تمہیں کس طرح سمجھائیں کہ یوم الدین کیا چیز ہے۔ یوم الدین اس دور کا' اس زمانے کا نام ہے (-) کوئی شخص اپنے لئے یا اپنے کسی عزیز یا تعلق والے کے لئے کسی چیز کا بھی مالک نہیں رہے گا۔ (-) اور ملکیت کا امر کلیتہً سو فیصد خدا کی طرف لوٹ چکا ہوگا۔ پس یہ دنیا کے بادشاہ اور دنیا کے مالک عارضی طور پر آپ کو بظاہر مالک دکھائی بھی دیں اور خدا کی صفت ملوکیت میں شریک بھی دکھائی دیتے ہوں مگر اس طرح دنیا سے خالی ہاتھ واپس جاتے ہیں اور اس طرح ان کی ملوکیتیں اور ملکیتیں یا ان سے چھینی جاتی ہیں یا یہ خود ان سے جدا کئے جاتے ہیں کہ بالآخر خدا کی مالکیت کا مضمون اپنی پوری شان سے بلا شرکت غیرے ابھرتا ہے اور ہر امر اس کی طرف لوٹ جاتا ہے۔

پس خدا کے بندے کے طور پر اس کی ملوکیت میں حصہ لینا اس مضمون کو بہت وسیع کر دیتا ہے اور جو خدا سے مالکیت مانگتا ہے اور خدا جیسا بن کر مالک بننے کی کوشش کرتا ہے اسے موت اس کی ملکیت سے محروم نہیں کیا کرتی۔ وہ ایک عالم بقاء میں رہنا سیکھ لیتا ہے۔ یہاں جو کچھ پاتا ہے وہ خدا کی راہ میں خرچ کرتا ہے اور ساتھ ساتھ اسے اگلی دنیا میں منتقل بھی کرتا چلا جاتا ہے۔ یہاں جو بادشاہتیں خدا کی خاطر عاجزی اور انکساری سے کرتا ہے اور رب اور رحمان اور رحیم بن کر خدا کے بندوں سے اپنے تعلقات قائم کرتا ہے۔ بڑا ہو کر چھوٹا بنتا ہے' اس کی ملوکیت بھی قیامت کے دن کے بعد خدا تعالیٰ کی رحمت کے جلوے کی صورت میں اسے واپس کی جائے گی اور بہت بڑھا چڑھا کر واپس کی جائے گی۔ پس اس دنیا میں ہم کس حد تک مالک ہوں گے اور کس حد تک ملک ہوں گے اس کا تعلق اس دنیا میں خدا کے مالک اور ملک ہونے سے ہے اور اس بات سے ہے کہ ہم نے اس مالک اور ملک سے کس حد تک تعلق جوڑ لیا ہے۔ پس نعبد کا ایک یہ مضمون ہے۔ ایک یہ مفہوم ہے کہ ہم تیری عبادت کرتے ہیں اور تو جانتا ہے اور تو دیکھ رہا ہے کہ جو چیز تیری ہمیں پسند آرہی ہے ہم ویسا بننے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس لئے ہمارے اخلاص میں تو کوئی شک نہیں رہا۔ اگر ہم جھوٹے ہوتے تو منہ کی تعریف کرتے اور عملاً ہم اور رخ اختیار کرتے' کسی اور سمت میں روانہ ہو جاتے مگر جس کو ہم اچھا سمجھ رہے ہیں اس کے قدم بقدم اس کے پیچھے چلے آ رہے ہیں۔ (ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں) اے خدا ہم پورے خلوص کے ساتھ اور صمیم قلب کے ساتھ اور دل کی گہرائیوں کے ساتھ اور اپنے اعمال کی تصدیق کے ساتھ بلند بار یہ عرض کرتے ہیں کہ ہم صرف تیری عبادت کرتے ہیں اور کسی کی عبادت نہیں کرتے۔

دوسرے معنوں میں (ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں) میں خدا تعالیٰ کے احکام کی پیروی ہے۔ ایک اس کی صفات کی پیروی ہے اس طرح جو دنیا میں ہر جگہ جلوہ گر دکھائی دیتی ہیں اور اس کے لئے کسی مذہبی احکام کی ضرورت نہیں۔ انسان کا ربوبیت کا تصور' رحمانیت کا تصور' رحیمیت کا تصور' اور مالکیت کا تصور خدا کے تعلق میں کچھ نہ کچھ ضرور ہوتا ہے اور اپنے اپنے تصور کے مطابق جس حد تک انسان عبدیت کی راہیں اختیار کرتا ہے وہ ایاک نعبد کہنے کا حق رکھتا ہے لیکن جب خدا تعالیٰ کی طرف سے شریعت نازل ہوتی ہے اور خدا تعالیٰ صرف اپنی صفات کے جلووں سے ظاہر نہیں ہوتا بلکہ اوامر اور نواہی کے جلووں سے ظاہر ہوتا ہے۔ احکام دیتا ہے اور بعض چیزوں سے منع کرتا ہے۔ کہیں شجرہ طیبہ ہے اور کہیں شجرہ خبیثہ ہے۔ فرماتا ہے کہ شجرہ طیبہ سے جتنے پھل چاہو کھاؤ اور جس طرح چاہو کھاؤ اور حکم دیتا ہے کہ شجرہ ممنوعہ کی طرف نہ جاؤ۔ وہ خبیث شجر ہے تو یہاں انسان روزانہ دو ٹوک فیصلے کرنے کا اہل ہو جاتا ہے یہاں اس کی سوچوں اور فکروں کا سوال نہیں رہتا بلکہ کھلم کھلا خدا کی عبودیت یا عدم عبودیت کے مراحل اس کے سامنے آتے ہیں اور ہر مرحلے پر وہ فیصلہ کرتا ہے کہ میں نے عبودیت کرنی ہے یا عبودیت سے منہ پھیرنا ہے۔ پس ان معنوں میں جب وہ ان شرائط کو پورا کرتا ہے تو وہی چار صفات کے جلوے دوبارہ ایک کے بعد دوسرے ہمارے سامنے رقص کرتے ہوئے آ جاتے ہیں' ایک حسین نظارے کی صورت میں آ جاتے ہیں۔ ربوبیت کے معاملے میں ہم نے کس حد تک خدا کے احکامات کی پیروی کی اور اس کی مناہی سے بچے۔ رحمانیت کے پہلو سے ہم نے خدا تعالیٰ کے کس کس حکم کی پیروی کی اور کس کس حکم کا انکار کیا اور رحیمیت کے پہلو سے ہم نے کس حد تک خدا تعالیٰ کے احکامات کی پیروی کی یا ان کا انکار کیا اور اسی طرح مالکیت کے پہلو سے ہم کس حد تک واقعتہً خدا کے سچے بندے ثابت ہوئے۔ یہ عبودیت کے مضمون کو مکمل کر دیتا ہے اور اسی مضمون میں یہ نماز بھی شامل ہے جس میں ڈوب کر آپ خدا سے یہ تعلقات قائم کر رہے ہیں۔ خدا نے ہی اپنے تعلق کا یہ ذریعہ بیان فرمایا اور سب سے زیادہ اس کو اہمیت دی تو اس ساری دنیا کی سیر کے بعد جب ایک نمازی واپس اپنے حال میں لوٹتا ہے تو یہ بھی پھر پہچانتا ہے اور دیکھنے کی کوشش کرتا ہے کہ میں کس حد تک نماز کے تقاضے پورے کر رہا ہوں اور کس حد تک عدل کے ساتھ نماز کے تقاضے پورے کر رہا ہوں اور کس حد تک عدل سے بالا اور اونچا ہو کر خدا کے حضور ایسی عبادت کر رہا ہوں کہ اگر نہ بھی کروں تو مجھ پر حرف نہیں لیکن بہت بڑھ کر سلوک کرتا ہوں اور جب یہ مضمون شروع ہوتا ہے تو وہاں احسان کا مضمون داخل ہو جاتا ہے یعنی نماز عدل سے احسان میں تبدیل ہونے لگتی ہے اور پہلے سے بڑھ کر حسین ہونے لگ جاتی ہے۔ اب آپ (ہم تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں میں داخل ہوتے ہیں۔ اب دیکھیں کہ ہر شخص کا (-) ہر دوسرے شخص سے کتنا مختلف ہو چکا ہے۔ بظاہر ایک ہی آواز ہے کہ اے خدا! ہم تیری مدد چاہتے ہیں اور صرف تیری مدد چاہتے ہیں۔ تجھ سے مدد مانگتے ہیں اور صرف تجھ سے مدد مانگتے ہیں لیکن کس کس مدد کی اہلیت کے ساتھ جب بھی سوالی حکومتوں میں پیش ہوا کرتے ہیں تو ان کے ساتھ ان کے Biodatas ہوتے ہیں' ان کے اعمال نامے ہوتے ہیں۔ جو چیز انہوں نے حاصل کی' جو حاصل نہ کر سکے ان سب کا خلاصہ بعض صفحات پر درج ہو کر پیش ہوا کرتا ہے۔ اگر کسی نے چپڑاسی بھی بننا ہو تو اس کے لئے بھی کچھ صلاحیتیں درکار ہیں۔ پس وہ بادشاہ جو چپڑاسی بھی بنا سکتا ہے اور وزیر اعظم بھی بنا سکتا ہے وہ بظاہر مالک تو ہے اور قدرت تو رکھتا ہے کہ جسے چاہے چپڑاسی بنا دے۔ جسے چاہے وزیر اعظم بنا دے مگر آنکھیں بند کر کے ایسا نہیں کرتا۔ وہ دیکھتا ہے کہ درخواست کنندہ کے پاس کون سی دوسری صلاحیتیں ہیں' کون سے اس کے مددگار کوائف ہیں جن کی روشنی میں مجھے اس کے ساتھ اپنے تعلقات میں معین فیصلہ کرنا ہے کہ کس مرتبے پر میں اس کو نافذ کروں گا۔ کس مقام تک اس کو بلند کروں گا۔ اس کا رفع کہاں ہونا ہے۔

(ذوق عبادت اور آداب دعا صفحہ ۶۶ تا ۷۰)

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے لیکچر بتاریخ ۹۱-۸-۳۱ کا ایک اقتباس درج ذیل ہے۔ فرمایا۔

"میں نے بارہا عہدیداران کو اور جماعت کو بالعموم یہ سمجھانے کی کوشش کی ہے کہ حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم ان لوگوں کو جو ہدایت نہیں پاتے تھے۔ جن کی تربیت میں نقص تھے۔ نفرت' حقارت اور خشک تنقید کی نظر سے نہیں دیکھا کرتے تھے بلکہ آپ کا دل ان کے لئے زخمی ہو جایا کرتا تھا اور آپ ان کا دکھ محسوس فرمایا کرتے تھے۔ جو شخص کسی کمزور کے لئے دکھ محسوس کرتا ہے اس کے نتیجہ میں اس کی تنقید میں بھی ایک رس پیدا ہو جاتا ہے۔ وہ تنقید جو دل کے گداز سے کی جائے اس کا رنگ اور ہوتا ہے۔ اس کی تاثیر اور ہوا کرتی ہے اور وہ تنقید جو خشک ملا کی طرح کی جائے وہ اثر سے خالی ہوتی ہے۔ جیسے کوئی ایسا درخت جو پھلدار نہ رہے"۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

توحید کا مطلب

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرماتے ہیں۔

توحید کا ایک مطلب یہ ہے کہ اگر خدا ایک ہے تو اس کی ساری کائنات میں بھی وحدت ہی نظر آئے گی۔ اور اس میں کسی دوسرے وجود کا کوئی اشارہ بھی تمہیں نظر نہیں آئے گا۔ کوئی ٹکراؤ نظر نہیں آئے گا۔ ایک کامل نظام ہے جو ایک دوسرے سے تعاون کرتا ہوا دکھائی دے گا۔ چنانچہ آسمان کے بڑے سے بڑے وجودوں سے لے کر زمین کے چھوٹے سے چھوٹے ذرہ تک (جس کے دل میں پوری طرح اترنے کی بھی ابھی تک انسان کو پوری طاقت نصیب نہیں ہوئی اور اس سے بھی چھوٹے ذرے وہ دریافت کرتا چلا جارہا ہے) سارے نظام عالم میں آپ کو توحید نظر آئے گی۔ ایک ایسی کامل وحدت کہ وہ مطالعہ کرنے والوں کو حیران کردیتی ہے۔ ان لوگوں کو جو علم رکھتے ہیں۔

توحید کا دوسرا تصور مسلمان کی زندگی میں ملتا ہے۔ اور ان اعمال سے اس کا تعلق ہے جو مسلمان بجالاتے ہیں۔ اور اس کے نتیجہ میں ایک موحد سوسائٹی اور ایک ایسا معاشرہ عمل میں آتا ہے جس کے اندر آپ کامل توحید کا عکس پائیں گے اسی مضمون کو جو دراصل توحید ہی کی شاخیں ہیں قرآن کریم یوں بیان فرماتا ہے:۔

(-) (الملک آیت ۲ تا ۵)

میں نے اس وقت جو آیات تلاوت کی ہیں ان کے بہت سے معانی ہیں لیکن اس موقعہ پر جو معانی چسپاں ہوتے ہیں میں ان کا تفسیری ترجمہ کروں گا۔ فرمایا مبارک ہے، وہ ذات جو بڑی بابرکت ہے۔ جس کے ہاتھ میں ساری کائنات کی تخلیق کی چابیاں ہیں اور ملک اس کے ہاتھ میں ہے۔ وہ مالک ہی نہیں بلکہ ملک بھی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ وہی ذات ہے جس نے تمہیں پیدا کیا اور ایسی حالت میں پیدا کیا کہ تم ایک جدوجہد میں مبتلا ہو چکے ہو۔ تم موت اور زندگی کی کشاکش میں مبتلا ہو اور آزمائش کے ایک دور سے گزر رہے ہو یہ اس نے اس لئے کیا تاکہ یہ پہچان لے کہ تم میں سے کون بہتر عمل کرنے والا ہے لیکن یہ جو جدوجہد ہے اس کا یہ ہرگز مطلب نہیں کہ تم دو خداؤں کی پیداوار ہو بلکہ تم ایک ہی خدا کی پیداوار ہو اگر تم یہ دیکھنا چاہو کہ کائنات کا مالک صرف ایک ہے تو کائنات پر نظر ڈال کر دیکھو (-) سات آسمانوں کی وسعتیں، لامتناہی کائناتیں تمہیں دکھائی دیں گی۔ (-) کیا ایک بھی رخنہ تمہیں کہیں نظر آئے گا۔ (-) دوبارہ نظر دوڑا کر دیکھ لو پھر کوشش کرلو تمہاری نظر تھکی ہوئی واپس تمہاری طرف لوٹ آئے گی۔ لیکن کوئی رخنہ نہیں پائے گی۔ کوئی تضاد اس کو نظر نہیں آئے گا۔

یہ وہ اعلان ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ جہاں تک کائنات کے مطالعہ کا تعلق ہے اس میں آپ کو کہیں بھی دو ہستیوں کا ثبوت نظر نہیں آتا۔ کوئی اشارہ بھی ایسا نہیں ملتا کہ گویا کائنات کو دو مختلف وجودوں نے پیدا کیا ہو۔

پھر سوال یہ ہے کہ انسان کیوں ایک جدوجہد میں مبتلا ہے ایک طرف گناہ ہے ایک طرف نیکی ہے ایک طرف اندھیرا ہے ایک طرف روشنی ہے اس سوال کے حل کی تلاش میں بعض لوگوں نے ٹھوکر کھائی۔ اور زرتشتی مذہب کے بعد کے لوگوں نے یہ سمجھا کہ گویا دو خدا تھے۔ ایک اندھیرے کا خدا تھا اور ایک روشنی کا خدا۔ ایک نیکی کا خدا تھا اور ایک بدی کا خدا تھا۔ اور ان دونوں کے درمیان ہمیشہ سے جدوجہد ہوتی چلی آئی ہے اور جاری رہے گی۔ یہاں تک کہ ایک ایسا وقت آئے گا کہ نیکی کا خدا بدی کے خدا پر غالب آجائے گا۔ اور اس کے بعد پھر دنیا امن کا منہ دیکھے گی اور ہر جگہ روشنی ہی روشنی پھیل جائے گی۔

قرآن کریم نے اس عقیدہ کے پہلے حصہ کو لے کر اس کے دوسرے حصہ کی نفی فرمائی۔ فرماتا ہے اگرچہ نیکی اور بدی کا نظام تمہیں ملتا ہے۔ جدوجہد اور کشاکش کا نظام ملتا ہے۔ لیکن یہ یاد رکھنا (-) وہ ایک ہی خدا ہے جس نے زندگی بھی پیدا کی ہے اور موت بھی پیدا کی ہے۔ اور اس کے لئے دو الگ الگ خدا نہیں ہیں۔ یہ بات کہنے کے بعد پھر فرماتا ہے تم کائنات کو دیکھ لو۔ تمہیں ایک ہی خدا کا وجود ملے گا کہیں بھی دو خدا نظر نہیں آئیں گے۔

اور بہت ہی لطیف مضمون ہے حقیقت میں اگر آپ غور کریں تو صرف زندگی ہی ہے موت کا کوئی وجود نہیں۔ زندگی سے پیچھے ہٹ جانے کا نام موت ہے۔ زندگی کی قوتوں کا آہستہ آہستہ کمزور پڑ جانا موت کی طرف لے جاتا ہے تو عملاً یہاں بھی توحید ہی ہے اور اس مسئلہ کو قرآن کریم نے حل فرمایا۔ ورنہ اس سے پہلے دنیا کے فلاسفر اور بڑے بڑے مذہبوں کے رہنما یہ سمجھنے لگے تھے کہ گویا الگ الگ خدا ہیں۔ حضرت زرتشت نے جو تعلیم دی وہ تو خدا کی طرف سے تھی۔ لوگوں نے ان کی اصطلاحوں کو سمجھنے میں غلطی کھائی لیکن ان کے علاوہ بھی بہت سے ایسے لوگ ہیں جنہوں نے قوت کے ہر سرچشمہ کو الگ الگ خدا کے طور پر سمجھ لیا۔ سورج سے روشنی پائی تو اس کو ایک خدا بنا لیا۔ چاند سے مدھم مدھم روشنی دیکھی اور اس میں گرمی نہیں تھی تو اس کو ایک الگ خدا بنالیا یا بادلوں سے پانی پایا تو اس کو ایک الگ خدا بنالیا۔ بجلی نے ان کو ڈرایا اور دھمکایا اور بعض دفعہ جلا بھی دیا تو اس کو ایک الگ خدا بنا لیا۔ سانپوں کو الگ بنایا۔ سمندر کو الگ بنایا ہواؤں کو الگ بنایا۔ تو یہ انسانی تصورات تھے جو ہر سمت میں پھیل گئے تھے۔ اور ہر چیز کو خدا بنانے والے تھے۔ قرآن وہ پہلی کتاب ہے جس نے ان سارے تصورات کو سمیٹ کر یکجائی شکل میں پیش کیا اور بتایا کہ ان سب کا ایک خدا ہے۔ اور اگر تم کائنات پر غور کرو تو بظاہر الگ الگ طاقتوں کے اندر بھی تم ایک ہی ہستی کی طاقتوں کو کار فرما دیکھو گے۔ ایک ہی طاقت ان چیزوں کے پس پردہ تم کو عمل کرتی ہوئی نظر آئے گی۔ اور وہی خدا ہے جس کی قدرت ان سب چیزوں کے پیچھے کار فرما ہے۔ اسی طرح انسانی اعمال کے پیچھے بھی ایک ہی خدا ہے۔ بدوں کا بھی ایک خدا ہے اور نیکوں کا بھی وہی ایک خدا ہے۔ رہا یہ امر کہ نیکی اور بدی کی جدوجہد کیوں پیدا کی۔ فرمایا اس لئے پیدا کی تاکہ تمہیں نیک اعمال کے امتحان میں ڈالا جائے اور جدوجہد میں پڑ کر تمہارے اخلاق اور تمہارے اعمال اور تمہاری سمجھ اور عقل میں ایک چمک پیدا ہونی شروع ہو جائے۔ کیونکہ نئی چمک نئی کوشش کے ذریعہ پیدا ہوتی ہے۔ بڑا مرتبہ بار بار کی جدوجہد سے حاصل ہوتا ہے۔ یہ وہ مضمون ہے جس کی طرف قرآن کریم توجہ دلانا چاہتا ہے اور فرماتا ہے تم کہیں غلطی نہ کرجانا۔ کہ تم کئی خداؤں کی پیداوار ہو۔ ایک ہی خدا نے تمہاری خاطر یہ کیا ہے تاکہ تمہیں پہلے سے بہتر بناتا چلا جائے۔ اس بات کو اگر آپ دنیا پر پرکھ کر دیکھیں تو ہر جگہ اس کی صداقت واضح اور نمایاں طور پر آپ کو نظر آجائے گی۔ ایک آدمی ہے جو سست ہے اور نکما ہے۔ گھر پر لیٹا رہتا ہے اس کا جسم اگر بڑا بھی ہو پہلے سے۔ تو لیٹے رہنے سے اور زیادہ پھولنا شروع ہو جائے گا۔ لیکن اس میں طاقت کم ہونا شروع ہو جائے گی جو وزن وہ پہلے اٹھاتا تھا اس پر کچھ اور وزن بھی لد جائے گا۔ اور اس کے عضلات کی طاقت کمزور ہونی شروع ہو جائے گی۔ یہاں تک کہ وہ اس حال کو بھی پہنچ سکتا ہے کہ اس کے لئے سانس لینا بھی مشکل ہو جائے۔ چار قدم چلے اور اس کو سانس چڑھ جائے۔ اس کے برعکس اس سے نسبتاً کمزور آدمی جو ورزش کرتا ہے وہ جدوجہد کرتا ہے وہ مشکلات میں مبتلا ہوتا ہے۔ وہ اپنے نفس کو خود مصیبت میں ڈالتا ہے۔ اور اس کا نتیجہ کیا نکلتا ہے کہ دن بدن وہ پہلے سے زیادہ طاقتور ہوتا چلا جاتا ہے۔ اس کے زائد بوجھ اترتے چلے جاتے ہیں۔ اور جو کچھ باقی رہ جاتا ہے وہ محض طاقت ہوتی ہے۔ حالانکہ اگر واقعۃً آپ دیکھیں جو آدمی لیٹا ہوا تھا اس نے بظاہر موت سے بچنے کی کوشش کی ہے اور جو آدمی جدوجہد کر رہا تھا۔ کوشش کر رہا تھا۔ محنت کر رہا تھا اس نے موت کے منہ میں چھلانگ لگائی ہے۔ یہ ہے وہ مضمون جس کو قرآن کریم بیان فرما رہا ہے۔ کہ موت کے منہ میں چھلانگ لگائے بغیر تمہیں زندگی مل نہیں سکتی اگر کوئی زندگی مل سکتی ہوتی تو خدا تمہیں اس کے بغیر دیتا لیکن جس طرح خدا نے تمہیں پیدا کیا ہے تمہارے لئے جدوجہد لازمی ہے۔

ٹارگٹ کا حصول ازبس ضروری ہے

○ تحریک جدید کے مالی جہاد میں جس قدر کم از کم رقم ازبس ضروری ہوتی ہے وہ مجموعی ٹارگٹ کے طور پر مقرر کردی جاتی ہے اور پھر بحصہ رسدی وہ رقم تمام جماعتوں میں تقسیم کردی جاتی ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ اگر ایک جماعت بھی اپنا ٹارگٹ پورا نہ کرے تو وہ ہماری مجموعی ضرورت کو متاثر کرسکتی ہے۔ اس لئے ہر جماعت ٹارگٹ پورا کرنا اپنا فرض اولیں سمجھے حسب ذیل امور کا خیال رکھا جائے تو ٹارگٹ بفضل خدا حاصل کیا جا سکتا ہے سب سے اول امر دعا ہے اور پھر یہ اہتمام کہ ہر فرد جماعت کو بلکہ وفات یافتگان کو بھی شامل کیا جائے۔ اور ہر وعدہ معیاری ہو۔ مخیر دوستوں میں سے معاونین خصوصی زیادہ سے زیادہ تعداد میں حاصل کرنے کی سعی بلیغ فرمائی جائے۔ جملہ ذیلی تنظیموں کا تعاون حاصل کیا جائے اس طرح بفضل خدا ہر جماعت حصول ٹارگٹ میں کامیاب ہو سکتی ہے۔

۔ بکوشید اے جواناں تا بہ دیں قوت شود پیدا

(وکیل المال اول تحریک جدید)

جو شخص مشکل اور مصیبت کے وقت خدا سے دعا کرتا اور اس سے حل مشکلات چاہتا ہے وہ بشرطیکہ دعا کو کمال تک پہنچاوے خدا تعالیٰ سے اطمینان اور حقیقی خوشحالی پاتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ہماری تاریخ

(بہ سلسلہ میمورنڈم مسلم لیگ برائے پنجاب باؤنڈری کمیشن)

۲۵- یہاں یہ امر بھی یاد رکھنا چاہئے کہ جب مسلمانوں نے تقسیم ملک کا مطالبہ کیا تو منجملہ دیگر وجوہات کے تقسیم کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ غیر مسلموں نے مسلمانوں کی دولت' ان کی ملکیت اور ان کے وسائل کو انتہائی ناجائز طریقے سے ہتھیانا شروع کر دیا تھا جس کے نتیجہ میں مسلمانوں کی دولت اور ان کی ملکیت آہستہ آہستہ کم ہوتی گئی اور غیر مسلموں کی دولت اور ملکیت میں اضافہ ہوتا گیا۔ اب اگر تقسیم کا اصول "آبادی کی اکثریت" مان لیا جائے تو یہ انتہائی ستم ظریفی ہوگی کہ مسلمانوں کو ان علاقوں سے بھی محروم کر دیا جائے جہاں ان کی اکثریت پائی جاتی ہے۔ باؤنڈری کمیشن کے لئے اس حقیقت پر غور کرنا بھی نہایت ضروری ہے کہ اضلاع شاہ پور' لائلپور' شیخوپورہ' منٹگمری اور ملتان کے نو آبادیاتی رقبے درحقیقت مسلمانوں کی ملکیت تھے اور ان مسلمان قبائل کا گذارہ ان کے مویشیوں پر اور ان کی زرعی زمینوں پر موقوف تھا۔ لیکن جب ان علاقوں میں نہری آبپاشی کا طریق رائج ہوا تو یہ تمام علاقہ حکومت کی ملکیت قرار دے دیا گیا اور اسے دوسرے اضلاع کے لوگوں کے ہاتھ یا فروخت کر دیا گیا یا بطور عطیہ جات دے دیا گیا۔ یہ حقیقت اتنی دردانگیز ہے کہ ان علاقوں کے مسلمان مالکان اراضی اس پر انتہائی احتجاج کرتے آئے ہیں۔

بہت سے غیر مسلم اصحاب جنہوں نے مذکورہ بالا اضلاع میں اراضی خریدی اور پھر اس پر مالکانہ حقوق حاصل کئے۔ انہوں نے اس زمین کی قیمت اس روپیہ میں سے دی جو وہ سودی کاروبار کے ذریعے حاصل کر چکے تھے۔ اس کاروبار کی تفصیل خود حکومت کے کاغذات ہی سے حاصل کی جاسکتی ہے اور یہ اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ وہ غریب کسان جو ان زمینوں پر آباد تھے بنیوں کے سودی ہتھکنڈوں میں پھنس کر غربت' افلاس اور محرومی کی کس خطرناک حد تک پہنچ گئے تھے۔

واقعہ یہ ہے کہ ان لوگوں کی حالت زار اس قدر نازک اور اتنی ناگفتہ بہ ہو چکی تھی کہ حکومت کو بھی مداخلت کرنا پڑی اور ۱۹۰۰ء میں ایک قانون "پنجاب اراضی ایکٹ ۱۹۰۰ء" بنایا گیا جس کی رو سے سودی بنیاد پر زمین کا حصول ناجائز قرار دیا گیا۔ اس کے باوجود صورت حال کچھ زیادہ بہتر نہیں ہوئی مسٹر کیلورٹ اور سر میلکم ڈارلنگ کی تحقیقاتی رپورٹوں سے ثابت ہوتا ہے کہ ان علاقوں میں کسانوں کی حالت بدستور ابتر رہی۔ حتیٰ کہ صرف چند برس پیشتر پنجاب کی قانون ساز اسمبلی کو ایسے اقدامات اختیار کرنے پڑے جن سے ان عام زمینداروں اور مزارعین کو اشک شوئی کے طور پر کچھ امداد ملنا مقصود تھی اور ان کی تکالیف کا کسی قدر ازالہ ہوتا تھا۔ لہٰذا ایسے حالات میں ان تمام حقائق کے باوجود اگر تقسیم کی بنیاد پھر بھی "جائداد" ہی تصور کی جائے تو یہ زخموں پر نمک چھڑکنے والی بات ہو گی۔

۲۶- جہاں تک مغربی پنجاب کا تعلق ہے میں واضح طور پر یہ کہنا چاہتا ہوں کہ مغربی پنجاب میں کسی فرقے کے ساتھ اس کی مملوکہ جائداد کی بنیاد پر سلوک نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی وہاں کی حکومت کسی کی جائداد میں مداخلت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ لہٰذا جائداد کو پنجاب کے دو حصوں کی تقسیم کی بنیاد قرار دینا بالکل بعید از قیاس ہے۔

۲۷- اس ضمن میں اس امر کا تذکرہ بھی ضروری ہے کہ غیر مسلم اصحاب یا سکھ صاحبان پر پنجاب کی تقسیم ٹھونسی نہیں جارہی بلکہ اس تقسیم کا مطالبہ وہ خود کر رہے ہیں اور جیسا کہ وائسرائے صاحب نے اعلان فرمایا ہے صوبہ میں اس تقسیم کی بنیاد "غیر مسلموں کی اکثریت والے علاقے" ہیں۔ پس غیر مسلم اصحاب کا اس بنیاد کو چھوڑ کر دوسرے معیار اختیار کرنا اور اس طرح مسلمانوں کے ساتھ کشمکش اور تعصب کی فضا پیدا کرنا ہرگز درست نہیں۔

۲۸- پھر یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ "مشرقی پنجاب" نے بھارت کا ایک حصہ بننا منظور کیا ہے اور اس لحاظ سے وہ اپنی آبادی' وسائل اور سرحدات کے اعتبار سے بھارت کی حکومت کا ایک نہایت موثر اور دور رس جزو بن جائے گا۔ یہ پوزیشن پاکستان کے دونوں حصوں میں سے کسی ایک صوبے کو بھی اتنی مستحکم طور پر حاصل نہیں ہو گی کیونکہ پاکستان کے وسائل ہندوستان کے مقابلہ میں نسبتاً بہت تھوڑے ہوں گے۔ پس "آبادی کی اکثریت" والے معیار کو چھوڑ کر دوسری بنیادوں کو وقوع میں لانا فقط اس لئے کہ مشرقی پنجاب کی سرحدات اور زیادہ آگے بڑھ جائیں یا یہ علاقہ مغربی پنجاب کے تھوڑے سے علاقے میں سے بھی کچھ اور ہتھیا لے' ہرگز قرین انصاف نہیں۔ بھارت کی حکومت کے پاس تو پہلے ہی اتنا علاقہ ہے اور اتنے وسائل ہیں کہ وہ پاکستان کے علاقے کے وسائل اور اس کے رقبے سے کہیں زیادہ ہے۔

۲۹- یہاں ایک اور بات بھی خصوصیت سے نوٹ کرنے کے قابل ہے اور وہ یہ ہے کہ سکھ صاحبان نے اپنے آپ کو بحیثیت قوم ہندو قوم میں مدغم ہونا قبول کر لیا ہے جس کے یہ معنی ہیں کہ ان کے نزدیک ان کے قومی مفادات وہی ہیں جو ہندو قوم کے ہیں۔ پس جب وہ اپنے قومی مفادات کو ہندو مفادات میں مدغم کر دینا پسند کرتے ہیں تو پھر علیحدہ طور پر اپنے مخصوص مطالبات کیوں پیش کرتے ہیں؟ آخر اس کی وجہ کیا ہے؟ اگر تقسیم خود ان پر ٹھونسی جاتی اور اس لحاظ سے وہ محسوس کرتے کہ وہ ایک کمزور اقلیت کی شکل میں تبدیل ہو گئے ہیں تب علیحدہ طور پر ان کے مطالبات کا پیش کیا جانا معقول بھی تھا۔ اور مناسب بھی۔ لیکن سکھوں نے تقسیم کا مطالبہ خود کیا ہے اور انہوں نے پنجاب کی تقسیم کے معاملہ میں بھی ہندوؤں کی مکمل ہمنوائی کی ہے۔ لہٰذا تقسیم کے مقاصد کے پیش نظر ہم سکھوں کو کوئی علیحدہ حیثیت ہرگز نہیں دے سکتے۔ وہ اصولی پر "غیر مسلم بلاک" میں ہی شامل ہیں کیونکہ انہوں نے خود اس میں شامل ہونا پسند کیا ہے۔

۳۰- اس میمورنڈم کے آغاز میں تقسیم کی جو "بنیاد" تجویز کی گئی ہے وہ دونوں صوبوں میں تحصیل "وار مسلمانوں" اور "غیر مسلموں" کی آبادی کے تناسب کے لحاظ سے تھی۔ یعنی تجویز یہ تھی کہ جس تحصیل میں مسلمانوں کی اکثریت ہو اسے مغربی پنجاب کے ساتھ اور جس تحصیل میں غیر مسلموں کی اکثریت ہو اسے مشرقی پنجاب کے ساتھ شامل کر دیا جائے لیکن اب معلوم ہوا ہے کہ عیسائی صاحبان کی یہ خواہش ہے کہ پنجاب کی تحصیلوں میں عیسائی آبادی کے لحاظ سے ان کی تعداد کا زیادہ سے زیادہ حصہ (جس حد تک ممکن ہو سکے) مغربی پنجاب میں شامل کر دیا جائے۔ اس نقطۂ نظر سے تحصیلوں میں آبادی کے لحاظ سے مسلمانوں اور عیسائیوں کا تناسب حسب ذیل ہو گا۔

مسلمان

تحصیل

۱- اجنالہ (۵۹ء۴%)

۲- جالندھر (۵۱ء۱%)

۳- نکودر (۵۹ء۴%)

۴- زیرہ (۶۵ء۶%)

۵- فیروزپور (۵۵ء۲%)

عیسائی=

تحصیل

۱- اجنالہ (۵ء۳%)

۲- جالندھر (۱ء۵%)

۳- نکودر (۰ء۶%)

۴- زیرہ (۱ء۶%)

۵- فیروزپور (۱ء۹%)

میزان تحصیل

۱- اجنالہ (۶۴ء۷%)

۲- جالندھر (۵۲ء۶%)

۳- نکودر (۶۰ء۰%)

۴- زیرہ (۶۷ء۲%)

۵- فیروزپور (۵۷ء۱%)

۳۱- نقطہ نظر سے اگر ہم صورت حال کا جائزہ لیں تو ہمیں سرحدات میں کچھ تھوڑی سی ترمیم کرنی پڑے گی ضلع ہوشیار پور کی تحصیل دوسوہہ میں کل آبادی ۲۷۳۲۴۶ ہے جس میں سے مسلمان ۱۳۲۱۰۵ ہیں۔ گویا کہ مسلمانوں کی آبادی ۴۸ء۴ فیصدی ہے۔ عیسائیوں کی تعداد ۴۷۲۹ ہے۔ اب اگر مسلمانوں کی تعداد میں عیسائیوں کی تعداد بھی شامل کر دی جائے تو یہ تعداد ۱۳۶۸۳۴ بن جاتی ہے گویا کہ کل آبادی کے نصف سے کچھ زیادہ ہو جاتی ہے اس بناء پر تحصیل دوسوہہ کا حق ہے کہ اسے مغربی پنجاب میں شامل کیا جائے۔

۳۲- خلاصہ کلام یہ ہے کہ باؤنڈری کمیشن کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے دائرہ کار کے اندر رہتے ہوئے پنجاب کے دونوں حصوں کی تقسیم ایسے طریق پر کرے کہ اس کے عمل پر کسی جہت سے بھی وہ امور یا مصالح اثر انداز نہ ہوں جن کا تقسیم کی بنیاد سے کوئی تعلق نہیں۔ اور تقسیم کی اصل بنیاد یہ ہے کہ مسلمانوں اور غیر مسلموں کی اکثریت والے علاقے جو مغربی یا مشرقی پنجاب کی سرحدات سے ملتے ہوں اپنی اپنی نوعیت کے لحاظ سے پنجاب کے ان دونوں حصوں میں سے کسی ایک کے ساتھ ملحق کر دیئے جائیں۔ ایسا نہ ہو کہ "دیگر امور" پر غور کرتے ہوئے یہ خطرناک فردگذاشت سرزد ہو جائے کہ ایسا علاقہ جو مسلمانوں یا غیر مسلموں کی اکثریت والا علاقہ ہے کسی ایسی حکومت کے ساتھ شامل کر دیا جائے جس کے ماتحت رہنا اس علاقے کی اکثریت پسند نہ کرتی ہو۔ اسی طرح ان "دیگر امور" کے پیش نظر ایسا بھی نہ ہو کہ علاقوں کی کتروبیونت ایسے انداز سے کی جائے کہ جو اکثریت والا علاقہ ہے وہ تبدیل ہو کر اقلیت میں رہ جائے۔ یہ ہر دو صورتیں انصاف کے صریح خلاف ہوں گی۔

۳۳- یہ وہ خطوط ہیں جن کی بناء پر ہم باؤنڈری کمیشن سے درخواست کرتے ہیں کہ ان کی بناء پر پنجاب کو مغربی اور مشرقی حصوں میں تقسیم کر دیا جائے۔ ہمیں اپنی نیک نیتی پر پورا یقین ہے اور اس کے ساتھ اپنے مقصد کے سچائی پر پورا بھروسہ ہے۔ پھر اس کے ساتھ ہی ہمیں اللہ تعالیٰ کی ذات پر جو ارحم الراحمین ہے اور جو مشرق و مغرب کا مالک ہے' کامل یقین ہے اسی خدا کے حضور ہم عاجزی سے دعا کرتے ہیں کہ وہ کمیشن کے

باقی صفحہ ۷ پر

بین الممالکی حالات - واقعات - شخصیات

کم اِل سنگ کی وفات

شمالی کوریا کے سربراہ صدر کم ال سنگ جو آج کی دنیا میں آخری سب سے بڑے اور سب سے کٹر کمیونسٹ لیڈر تھے ۸۲ سال کی عمر میں انتقال کر گئے۔ ان کا انتقال ایسے وقت میں ہوا ہے جبکہ شمالی اور جنوبی کوریا کے درمیان پہلی بار سربراہی ملاقات کے لئے ۲۵۔ جولائی کی تاریخ مقرر ہو چکی تھی۔ شمالی کوریا کے سربراہ کی وفات کے بعد یہ ملاقات ملتوی کر دی گئی ہے اور نئی تاریخ کا اعلان بعد میں ہو گا۔

صدر کم ال سنگ دنیا میں سب سے لمبا عرصہ اقتدار پر فائز رہنے والے کمیونسٹ سربراہ مملکت تھے۔ ان کو ان کے ملک کے لوگ "عظیم لیڈر" کے نام سے یاد کرتے تھے۔ انہوں نے ۴۶ سال اپنے ملک پر حکومت کی۔ اور اس دوران ملک پر آہنی گرفت برقرار رکھی۔ آنجہانی کم ال سنگ اس نظریہ کے پیرو کار تھے کہ انقلاب افراد لایا کرتے ہیں۔ سماجی عناصر سے انقلاب نہیں لایا جاتا۔ اس نظریے کے تحت انہوں نے شمالی کوریا کو ایک انتہائی منظم صنعتی اور فوجی طاقت بنا دیا۔

حال ہی میں صدر کم ال سنگ نے امریکہ سے ایک ایسی جنگ لڑی جس میں ان کی سفارتی چالاکی اور سمجھ بوجھ کو نمایاں دخل تھا۔ ان کے ایٹمی پروگرام اور ایٹمی قوت کو محدود کرنے کے سمجھوتے سے علیحدگی نے علاقے میں کشیدگی کا ماحول پیدا کر دیا تھا۔ اس سے قبل شمالی کوریا کی طرف سے مختلف ممالک کو میزائیل کی فروخت نے امریکہ کو خاصا ناراض کیا تھا۔ اقوام متحدہ امریکہ کے دباؤ کے تحت شمالی کوریا کے خلاف اقتصادی پابندیاں عائد کرنے کی تیاریاں کر رہی تھی لیکن اس کے بارے میں واضح خدشات تھے کہ چین اس کی تائید نہ کرے گا۔

بوسنیا / مسلمان اور جنگ بندی

بوسنیا کے مسلمانوں کی طرف سے بوسنیا میں جنگ بندی میں توسیع پر اتفاق کیا گیا ہے۔ ۱۰ جون بروز جمعہ سے شروع ہونے والی یہ جنگ بندی جس کی متعدد خلاف ورزیاں بھی ہوتی رہیں ۱۰ جولائی تک جاری رہی اب بوسنیا کے بارے میں اقوام متحدہ کے نمائندے مسٹر آکاشی نے اعلان کیا ہے کہ جنگ بندی میں مزید ایک ماہ توسیع کر دی گئی ہے۔

جنیوا میں بوسنیا کے مستقبل کے بارے میں جو امن منصوبہ پیش کیا گیا ہے اس کو بوسنیا کے صدر نے باوجود تنقید کے قبول کر لیا ہے۔ اور اس کے بارے میں یہ شرط رکھی ہے کہ مستقبل میں بوسنیا کی جغرافیائی حدود کے تحفظ کی ضمانت دی جائے۔ یہ امن منصوبہ بڑی طاقتوں امریکہ روس برطانیہ فرانس اور جرمنی نے مشترکہ طور پر پیش کیا ہے۔ اس منصوبے کے بارے میں بڑی طاقتوں نے قبول کرو یا رد کرو کا اصول اپنایا ہے۔ اس منصوبے کو رد کرنے کی صورت میں بوسنیا میں شدید لڑائی کے علاوہ مغربی ملکوں کی طرف سے شدید پابندیوں کا بھی سامنا کرنا پڑے گا۔ منصوبے کے تحت بوسنیا کروش فیڈریشن کو بوسنیا کا ۵۱ فیصد علاقہ اور سربوں کو ۴۹ فیصد علاقہ دیا جائے گا۔ اس وقت سرب بوسنیا کے ۷۰ فیصد علاقے پر قابض ہیں۔

سربوں نے بھی اس جنگ بندی کو قبول کرنے پر آمادگی ظاہر کی ہے۔

برطانیہ اور فرانس کے وزرائے خارجہ نے گزشتہ روز بوسنیا کا دورہ کیا۔ اور مسلم بوسنیا کے صدر اور دیگر رہنماؤں سے ملاقات کر کے ان کو بڑی طاقتوں کا مجوزہ امن منصوبہ قبول کرنے پر آمادہ کیا۔

عراق / پابندیوں کے بارے میں روس کا نظریہ

خلیج کی جنگ کے بعد عراق پر اقوام متحدہ کی طرف سے شدید پابندیاں ابھی تک جاری ہیں اس سے عراقی عوام شدید مشکلات سے دوچار ہیں۔ عراق نے کئی بار اقوام متحدہ سے درخواست کی ہے کہ اس کے خلاف پابندیاں اب ختم کر دی جائیں لیکن اس کی یہ درخواست امریکہ کی مخالفت کی وجہ سے ابھی تک منظور نہیں ہوئی۔

اب یہ خبر ملی ہے کہ عراق اور روس میں اس موضوع پر مذاکرات ہوئے ہیں اور روس نے عراق کے اس مؤقف کی تائید کی ہے کہ اس کے خلاف اقتصادی پابندیاں نرم کر دی جائیں۔ روسی نائب وزیر خارجہ مسٹر بورس کولا خولوف نے بتایا ہے کہ عراق کے وزیر اعظم مسٹر طارق عزیز نے روسی وزیر خارجہ مسٹر آندرے کوزی روف سے سینٹ پیٹرز برگ میں ملاقات کی ہے۔ روسی نائب وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ عراق نے اقوام متحدہ کی ان تمام شرائط پر عمل کر دیا ہے جن کے تحت پابندیاں اٹھائی جانی تھیں۔ اب روس کے خیال میں اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کو پابندیوں کے بارے میں مثبت رد عمل کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔ روس کا کہنا ہے کہ یہ پابندیاں مرحلہ وار طریق پر اٹھائی جائیں۔ روس نے تجویز کیا ہے کہ عراق کو غیر مسلح کرنے کے لئے چھ ماہ کے عرصے میں بین الاقوامی نگرانی میں کام کیا جائے۔ یہ عرصہ اس ماہ سے شروع ہو رہا ہے۔ اگر عراق نے مثبت طور پر تعاون کیا تو روس اس بات کی تائید کرے گا کہ عراق پر سے اس کے تیل کی برآمد پر پابندیاں ختم کر دی جائیں۔ جب پابندیاں ختم کر دی جائیں گی تو روس عراق سے تعاون کرنے پر تیار ہو گا۔ ۱۹۹۱ء میں عراق روس تعلقات ختم ہونے سے قبل عراق کو روس کا قریب ترین دوست تصور کیا جاتا تھا۔ سلامتی کونسل نے مارچ میں ان پابندیوں کے نفاذ میں توسیع کر دی تھی لیکن اس وقت پہلی بار عراق کے خلاف رائے منقسم ہو گئی تھی۔

عراق کے وزیر اعظم مسٹر طارق عزیز ان پابندیوں کے ختم کرانے کے لئے دنیا کے اہم دارالحکومتوں کے دورے پر جا رہے ہیں۔

گورباچوف کی واپسی

متحدہ سوویت یونین کے سابق صدر مسٹر میکائیل گورباچوف جن کی قیادت کے دوران سوویت یونین ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔ اور جن کی آزادانہ پالیسیوں نے دنیا بھر میں کمیونزم کے خاتمے میں فیصلہ کن کردار ادا کیا اب دوبارہ روسی سیاست میں متحرک ہو رہے ہیں اور خیال ہے کہ وہ دو سال بعد ہونے والے صدارتی انتخاب میں حصہ لیں گے۔ مسٹر گورباچوف نے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ صدر بورس یلسن کے خلاف ایک وسیع متحدہ اپوزیشن قائم کی جائے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ موجودہ حکومت سیاسی اور اقتصادی طور پر ناکام ہو چکی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگرچہ سوویت یونین اب دوبارہ قائم نہیں ہو سکتا تاہم سابق سوویت یونین کی موجودہ آزادانہ ریاستوں کو ایک دوسرے کے ساتھ زیادہ قریبی اقتصادی تعاون کے تعلقات قائم کرنے چاہئیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ سوویت یونین کو ٹوٹنے سے بچایا جانا ممکن نہیں تھا۔

اسرائیلی وزیر خارجہ کا دورہ اردن

اگلے ہفتے اسرائیل کے وزیر خارجہ مسٹر پیریز اُردن کا تاریخی دورہ کریں گے۔ مسٹر پیریز نے بتایا کہ وہ عمان میں امریکہ اور اردن کے وزرائے خارجہ سے ملاقات کریں گے اردن کا دورہ کرنے والے وہ پہلے اسرائیلی لیڈر ہوں گے۔ مشرق وسطی میں امن قائم کرنے کے ایک مزید قدم کے طور پر اسرائیلی وزیر اعظم نے بھی اردن کا دورہ کرنے کی شاہ حسین کی دعوت قبول کر لی ہے۔ دونوں ملکوں کے درمیان خاصے عرصے سے خفیہ بات چیت اور رابطے قائم ہیں۔

اسرائیلی وزیر خارجہ نے بتایا کہ وہ ۲۰ جولائی کو عمان جائیں گے۔

دونوں ملکوں کے درمیان تین سال سے جاری مذاکرات اس وقت چوٹی پر پہنچیں گے جب مذاکرات کا مقام واشنگٹن سے تبدیل ہو کر اردن اور اسرائیل آ جائے گا۔ اگلے ہفتے کے ان مذاکرات میں دونوں ملکوں کے درمیان سرحدوں کے تعین، پانی کی تقسیم اور دیگر مسائل پر بات چیت ہو گی۔ تاکہ دونوں ملکوں کے درمیان امن سمجھوتے کی راہ ہموار ہو سکے۔ امریکہ کی سرپرستی میں دونوں ملکوں کے درمیان اقتصادی بات چیت اس کے بعد ہو گی۔

اردن کے شاہ حسین نے گزشتہ دنوں پارلیمنٹ میں کھلے طور پر یہ کہہ دیا تھا کہ وہ اسرائیلی وزیر اعظم سے ہر وقت ملنے کو تیار ہیں تاہم انہوں نے کسی جگہ یا وقت کا تعین نہیں کیا تھا۔ اسرائیلی وزیر اعظم نے بھی شاہ حسین کے اس بیان کا خیر مقدم کرتے ہوئے ملاقات پر آمادگی ظاہر کی تھی۔

جنوبی یمن کی تعمیر نو

علی عبداللہ سالم جو شمالی یمن کے صدر ہیں اور جنہوں نے اب جنوبی یمن کو فتح کر کے یمن کے تمام لوگوں سے اپیل کی ہے کہ وہ تعمیر نو میں حصہ لیں۔ جنوبی یمن میں تباہی ہوئی ہے اس تعمیر نو کے لئے انہیں نہ صرف اندرونی امداد بلکہ دیگر ممالک سے بھی امداد طلب کرنی پڑے گی۔ دو ماہ کی لڑائی میں زیادہ تر نقصان جنوبی یمن ہی کو اٹھانا پڑا ہے اگرچہ بعض دفعہ جنوبی یمن کے راکٹ بھی صحیح نشانوں پر بیٹھتے رہے اور انہوں نے شمالی یمن میں نقصان کیا لیکن شمالی یمن کی فوجیں مسلسل آگے بڑھتی رہیں انہوں نے کئی محاذ کھولے ہوئے تھے اور ہر محاذ پر آگے بڑھنے کی وجہ سے ہر چہار اطراف جنوبی یمن میں تباہی پھیلی۔ جانیں بھی تلف ہوئیں اور املاک بھی ضائع ہوئیں۔

اس کے علاوہ حکومتی تنصیبات کو بھی نقصان پہنچا۔ جنگ کے دوران خوراک بھی کم ہو گئی تھی اور پانی بھی۔ اب یہ دونوں چیزیں باہر سے نہیں آ رہیں گویا کہ ان تنصیبات کو جہاں سے پانی مہیا کیا جاتا تھا دوبارہ تعمیر کرنا جنوبی یمن کے لئے ممکن نہ تھا۔ اور اس طرح

عدن کے باشندوں کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ اب جنوبی یمن کے سابق سربراہ اور ان کے ساتھی پناہ کے لئے اومان چلے گئے ہیں اور ابھی تک وہ اپنے اس ارادے کا اظہار کر رہیں۔ کہ وہ طاقت کو مجتمع کرکے ایک دفعہ پھر یمن پر حملہ کریں گے اور شمالی یمن کے لوگوں سے جنوبی یمن کو آزاد کرالیں گے۔ جیسا کہ پہلے بتایا جاچکا ہے۔ آٹھ عرب ملکوں نے شمالی اور جنوبی یمن کے اس وقت کے سربراہوں سے اپیل کی تھی کہ وہ جنگ بند کردیں۔ ورنہ عرب قومیت پر بھی برا اثر پڑنے کا خطرہ ہے اگرچہ ان کی اس اپیل پر کوئی اقدام نہ کیا گیا لیکن اس اپیل کے تھوڑی ہی دیر بعد شمالی یمن نے عملی طور پر جنوبی یمن پر قبضہ کرلیا اور جنگ بند ہو گئی۔ اس طرح جنگ بند ہونے کا اعلان کر دیا گیا اور اقوام متحدہ کو بھی اطلاع دی گئی۔

بقیہ صفحہ ۵

ممبران کی خود رہنمائی فرمائے اور ان لوگوں کو بھی صحیح اور سچا راستہ دکھائے جو اس تمام کارروائی میں حصہ لے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ اپنے فضل اور رحم کے ساتھ ہم سب کو یہ توفیق عطا فرمائے کہ ہم اس کے بندوں کی صحیح خدمت کر سکیں۔ اور امن و امان کے ساتھ آپس میں مل جل کر زندگی بسر کر سکیں تا کہ حقیقت میں خدا تعالیٰ کا نام بلند ہو اور اس کی عزت اور شان و شوکت تمام قلوب میں راسخ ہو جائے کیونکہ وہی ہستی ہے جو تمام چیزوں سے بالا ہے اور ہر لحاظ سے واجب عزت اور لائق صد احترام ہے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔ آمین۔

گوشوارہ نمبر ۱

مغربی پنجاب کے اضلاع میں فرقہ وارانہ نقشہ آبادی

عیسائی اور دوسرے لوگ ۴۵۰۰۶۷ (۲ء۷ %)

اونچی ذات کے ہندو ۲۰۳۶۱۷۶ (۱۲ء۱ %)

اچھوت اقوام ۳۳۶۹۴۳ (۲ء۰ %)

سکھ ۱۶۸۳۸۵۳ (۱۰ء۰ %)

مسلمان ۱۲۳۲۳۵۸۵ (۷۳ء۲ %)

کل آبادی ۱۶۸۳۰۶۵۴ (۱۰۰ %)

گوشوارہ نمبر ۲

نقشہ آبادی بلحاظ ان تجاویز کے جو میمورنڈم میں پیش کی گئی ہیں

عیسائی اور دوسرے لوگ ۵۰۴۷۲۵ (۲ء۴۷ %)

اونچی ذات کے ہندو ۲۴۹۸۴۷۳ (۱۲ء۲۴ %)

اچھوت اقوام ۵۴۸۳۶۰ (۲ء۶۸ %)

سکھ ۲۶۰۴۷۱۲ (۱۲ء۷۵ %)

مسلمان ۱۴۲۷۱۶۷۶ (۶۹ء۸۶ %)

کل آبادی ۲۰۴۲۷۹۴۶ (۱۰۰ %)

گوشوار نمبر ۳

تحصیل ہائے اجنالہ، فیروزپور، نکودر، زیرہ، جالندھر اور ملحقہ مسلم اکثریت والے علاقوں میں نقشہ آبادی

عیسائی اور دوسرے لوگ ۳۹۹۰۲ (۱ء۶۲ %)،

اونچی ذات کے ہندو ۳۰۶۴۶۵ (۱۲ء۴۴ %)،

اچھوت اقوام (۱۹۶۱۵۲ (۷ء۹۷ %)،

سکھ ۴۷۹۷۰۷ (۱۹ء۴۸ %)،

مسلمان ۱۴۴۰۵۹۹ (۵۸ء۴۹ %)

کل آبادی ۲۴۶۲۸۲۵ (۱۰۰ %)

بقیہ صفحہ ۱ کالم ۳

والے۔ شریعت لانے والے۔ ہادی و رہبر۔ بادشاہ۔ اور اس قسم کے عظیم الشان لوگ ابراہیم علیہ السلام کی نسل سے ہوئے۔ یہ ابراہیم علیہ السلام کی اولاد کے لئے نتیجہ دکھایا ہے۔ حضرت موسیٰ حضرت داؤد حضرت مسیحؑ ’سب حضرت ابراہیم کی نسل سے تھے۔ اور حضرت اسماعیل اور سید و مولا ہادی کامل ﷺ اسی کی اولاد سے ہیں۔

ایک اور جگہ یہ بھی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ابراہیمؑ اور اس کی اولاد کو بہت بڑا ملک دیا۔ مگر غور طلب امر یہ ہے کہ جڑ اس بات کی کیا ہے؟ وہ کیا بات ہے جس سے وہ انسان اللہ تعالیٰ کے حضور برگزیدہ ہوا اور معزز ٹھہرایا گیا۔ قرآن کریم میں اس بات کا ذکر ہوتا ہے جہاں فرمایا (-) جب ابراہیم کے رب نے اس کو حکم دیا کہ تو فرمانبردار بن جا تو حضرت ابراہیم عرض کرتے ہیں۔ میں رب العالمین کا فرمانبردار ہو چکا۔ کوئی حکم نہیں پوچھا کہ کس کا حکم فرماتے ہو۔ کسی قسم کا تامل نہیں کیا فرمانبرداری کے حکم کے ساتھ ہی معاً بول اٹھے کہ فرمانبردار ہو گیا۔ ذرہ بھی مضائقہ نہیں کیا۔ اور نہیں خیال کیا کہ عزت پر یا مال پر صدمہ اٹھانا پڑے گا یا احباب کی تکالیف دیکھنی پڑیں گی۔ کچھ بھی نہ پوچھا۔ فرمانبرداری کے حکم کے ساتھ ہی اقرار کرلیا (میں رب العالمین کی فرمانبرداری اختیار کرتا ہوں) یہ ہے وہ اصل جو انسان کو خدا تعالیٰ کے حضور برگزیدہ اور معزز بنا دیتی ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کا سچا فرمانبردار ہو جاوے۔

(از خطبہ ۱۷ مئی ۱۹۰۱ء)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

اطلاعات و اعلانات

ولادت

○ مکرم عبدالقیوم زاہد صاحب ابن مکرم عبدالسلام طاہر صاحب مربی سلسلہ و پروفیسر جامعہ احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ۸۔ جولائی ۱۹۹۴ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے اُسامہ زاہد نام عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم شیخ عبدالمجید صاحب کا نواسہ ہے۔ اور وقف نو میں شامل ہے۔

اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی اور مبارک دراز عمر سے نوازے اور خادم دین بنائے۔

ترسیل پرچہ جات امتحان انصاراللہ پاکستان

○ مجلس انصاراللہ کے خصوصی سہ ماہی مرکزی امتحان بسلسلہ "خسوف و کسوف" کے پرچہ جات تمام زعماء / زعماء اعلیٰ کی خدمت میں بھجوائے جاچکے ہیں۔ اگر کسی مجلس میں اب تک موصول نہ ہوئے ہوں تو مرکز کو لکھ کر منگوالیں اور زعماء کوشش کریں کہ سب انصار اس امتحان میں شریک ہوں۔

۳۱۔ جولائی ۹۴ء حل شدہ پرچے مرکز میں بھجوانے کی آخری تاریخ ہے۔

(قائد تعلیم مجلس انصاراللہ پاکستان۔ ربوہ)

ضرورت لیبارٹری ٹیکنیشنز

○ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے زیر انتظام ایک بلڈ بینک کا قیام عمل میں لایا جارہا ہے۔ جس کے لئے دو لیبارٹری ٹیکنیشنز کی پارٹ ٹائم ضرورت ہے جو مارننگ یا ایوننگ شفٹ میں ڈیوٹی خدمت خلق کے جذبہ کے ساتھ سرانجام دے سکیں۔ مناسب معاوضہ دیا جائے گا۔ خواہشمند افراد مہتمم خدمت خلق سے فوری طور پر رابطہ قائم فرمائیں۔

مہتمم خدمت خلق

خدام الاحمدیہ پاکستان

ضرورت عطیہ خون

○ عزیز مکرم شاہد محمود ابن مکرم شریف احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ باٹاپور شیخ زید ہسپتال لاہور کے میڈیکل وارڈ نمبر ۵ بیڈ نمبر ۲ میں داخل ہے حالت تشویش ناک ہے۔ اس کو روزانہ آٹھ بوتلیں خون دینے کی ضرورت ہے۔ اس کا بلڈ گروپ (O Positive) پازیٹو O ہے۔

عطیہ خون کی دردمندانہ اپیل ہے۔ نیز درخواست دعا ہے۔

بقیہ صفحہ ۱ کالم ۴

مرحلے میں روسی زبان کے سالانہ امتحان میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے ساتھ سو فیصد نمبر حاصل کرکے اپنے گروپ میں پہلی پوزیشن حاصل کی ہے۔

اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے اور مزید نمایاں کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔

(نظارت تعلیم)

ہومیوپیتھک کتب و ادویات

دنیا بھر میں کہیں بھی درکار ہوں تو ہم ڈاک خرچ کے ساتھ آپ کو بھجوا سکتے ہیں۔ مثلاً

• جرمن و پاکستانی پوٹنسیاں • جرمن و پاکستانی بائیوکیمک • جرمن و پاکستانی مدر ٹنکچرز
• جرمن پیٹنٹ ادویات • ہر قسم کی ٹکیاں و گولیاں • خالی کیپسولز • شوگر آف ملک
• خالی شیشیاں و ڈراپرز
• اردو ہومیو کتب میں خصوصاً ڈاکٹر عابد حسین صاحب کی ابتدائی چار کتب کا سیٹ ۱۵% خصوصی رعایت کے ساتھ۔ یہ سیٹ مبتدیوں کیلئے عام فہم اور آسان ہے اور پرانے ہومیوپیتھس کیلئے جامع اور فکر انگیز ہے۔
• ڈاکٹر محمد مسعود قریشی صاحب کی بائیوکیمسٹری اور تحقیق الادویہ ڈاکٹر کینٹ کی ہومیوپیتھک فلاسفی اسی طرح انگلش میں ڈاکٹر کلارک کی THE PRESCRIBER اور ڈاکٹر بورک کی METERIA MEDICA WITH REPERTORY وغیرہ

کیور ٹو میڈیسن (ڈاکٹر لطیف ہومیو) کمپنی گولبازار ربوہ
فون: 04524-771 / 04524-211283
فیکس: (92-4524) 212299

خبریں

ربوہ : 18- جولائی-1994ء
صبح سے بادل چھائے ہیں
درجہ حرارت کم از کم 29 درجے سنٹی گریڈ
اور زیادہ سے زیادہ 41 درجے سنٹی گریڈ

○ کراچی میں زبردست بارش سے سخت تباہی ہوئی ہے۔ امدادی کاموں کے لئے بحریہ کو طلب کر لیا گیا ہے۔ اور فوج کو تیار رہنے کا حکم دے دیا گیا ہے۔ پانی بجلی اور ٹیلی مواصلات کا نظام درہم برہم ہو گیا ہے نصف سے زیادہ شہر تاریکی میں ڈوب گیا۔ ہزاروں ٹیلی فون ناکارہ ہو گئے پانی کی نکاسی کے انتظامات ختم ہو کر رہ گئے ہیں۔ بہت سے علاقوں میں کئی کئی فٹ پانی کھڑا ہو گیا ہلاک ہونے والوں کی تعداد ایک درجن ہو گئی ہے دو درجن سے زائد افراد لاپتہ ہیں۔ تین ہزار افراد بے گھر ہو گئے۔ ٹرینوں اور طیاروں کا شیڈول درہم برہم ہو گیا۔ دو شاہراہوں کے پل زمین میں دھنس گئے۔ ایمبولینس ندی میں گر گئی متعدد شاہراہیں بند ہو جانے سے لوگ سینکڑوں کاریں سڑکوں پر کھڑی کر کے چلے گئے۔ امدادی جماعتیں کئی علاقوں تک نہیں پہنچ سکیں۔

○ فقیر والی ضلع بہاولنگر میں شدید بارش سے بیسیوں مکان گر گئے ہیں کپاس کی فصل تباہ ہونے کا خطرہ ہے۔ بجلی کے کئی ٹرانسفارمر اور میٹر جل گئے نشیبی علاقوں میں کئی کئی فٹ پانی کھڑا ہو گیا ہے چشتیاں میں بھی شدید بارش سے سینکڑوں ٹیلی فون خراب ہو گئے۔

○ راجن پور کے ۶۳ دیہات سیلاب کی زد میں آ گئے ہیں۔ متاثرہ افراد کی مدد کے لئے ۲۷ ریلیف کیمپ قائم کر دیئے گئے ہیں ۴۷ ہزار ایکڑ اراضی زیر آب آئی ہے جس میں سے ۱۰ ہزار ایکڑ اراضی کی فصل اور ۲۰۴ مکانات تباہ ہو گئے ہیں۔

○ مردم شماری کے بارے میں پنجاب اور کراچی کی سیاسی قیادت کا موقف ایک طرف ہے جبکہ باقی تینوں صوبوں کا موقف ان کے خلاف ہے پنجاب کا کہنا ہے کہ محکمہ مردم شماری نے جو طریقہ اپنایا ہے اس سے پنجاب کی آبادی کم اور سندھ کی آبادی زیادہ ہو جائے گی۔ تاہم پنجاب کا کہنا ہے کہ اگر قومی اسمبلی میں سیٹوں صوبوں کی رقوم اور ملازمتوں کے کوٹے کو ۱۰ سال کے لئے منجمد کر دیا جائے تو مردم شماری کرالی جائے۔ ایم کیو ایم کا کہنا ہے کہ ایک ہی دن کرفیو نافذ کر کے مردم شماری کرائی جائے۔ سرحد اور بلوچستان کے صوبے اپنی علاقائی صورت حال کی وجہ سے ایک دن کی مردم شماری کے حق میں نہیں ہیں۔

○ پیپلز پارٹی پنجاب کے صدر سینیٹر جہانگیر بدر نے کہا ہے کہ ہم مسلسل تعاون کر رہے ہیں مگر وٹو اچھے قدر دان ثابت نہیں ہو رہے۔ پیپلز پارٹی کے ایک اور مرکزی رہنما فیصل صالح حیات نے کہا کہ پیپلز پارٹی کی شکایتیں درست ہیں وٹو نے کچھ نہ کیا تو انہی کو نقصان ہو گا۔

○ پاکستان چین کے تعاون سے غزہ ۱۱ میزائل تیار کرے گا ۱۹۹۱ء میں امریکی دباؤ کے تحت کام روک دیا گیا تھا چین سے میزائل ٹیکنالوجی بھی حاصل کی جائے گی۔ ٹینک بھی خریدے جائیں گے۔

○ قائد حزب اختلاف میاں نواز شریف نے کہا ہے کہ پاکستان کو بچانا ہے تو عدلیہ کو بچانا ہو گا۔ بے نظیر کی پاکستانیت مشکوک ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں گرفتاری سے خوفزدہ نہیں ہوں جان ہتھیلی پر لئے پھرتا ہوں۔ میں ملک کی بقاء کے لئے کوئی کردار ادا کرنے سے باز نہیں رہوں گا۔ انہوں نے کہا کہ اس حکومت میں اوپر سے نیچے تک سب کرپٹ ہیں۔

○ دمدار ستارے شومیکر Show Maker لیوی۔ ۹ کے پہلے ٹکڑے کے مشتری سیارے سے ٹکرانے سے سخت دھماکہ ہوا ۱۹۰۰ کلومیٹر چوڑا آگ کا گولہ بلند ہوا۔ آگ کے الاؤ چاند سے بھی زیادہ روشن تھے۔ یہ نظارہ صرف دس منٹ جاری رہا اس کے بعد آگ کے گولے گیسوں کے سمندر میں گم ہو گئے۔ مشتری پر دمدار ستارہ ٹکرانے سے زمین کے نصف قطر کے برابر گڑھا پڑ گیا ہے۔ آئندہ چھ دنوں میں اس سے بھی بہتر شو نظر آنے کی توقع ہے۔ اس سارے عمل سے زمین پر کوئی اثرات مرتب نہیں ہوئے۔

○ علماء نے کہا ہے کہ سیاست دین کے تابع ہے۔ اس کو جدا سمجھنے والے مسلمانوں کے رہنما نہیں ہو سکتے۔ علماء نے وزیر اعظم کے اس بیان پر شدید رد عمل ظاہر کیا ہے جس میں وزیر اعظم نے کہا تھا کہ دین وارث کے سیاست میں دخل نہ دیں ایک مولوی صاحب نے کہا ہے کہ بے نظیر کے مشورے پر اگر علماء کو مسجدوں اور خانقاہوں میں بیٹھ جانا چاہئے تو بے نظیر کو بھی وزارت عظمیٰ کے بکھیڑوں سے نکل کر خاتون خانہ کی طرح اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت کرنی چاہئے۔

○ مشتری سے دمدار سیارہ ٹکرانے کے بعد سائنسدانوں کو یہ خدشہ لاحق ہو گیا ہے کہ اگر ایسا واقعہ زمین کے ساتھ پیش آ جائے تو کیا ہو گا۔ سائنسدانوں کا خیال ہے کہ اس کی باقاعدہ تیاری کرنی چاہئے اور زمین کی طرف بڑھنے والے کسی ایسے دمدار ستارے کو میزائل مار کر خلا ہی میں تباہ کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

○ سندھ میں قیامت خیز بارش سے تباہی مچ گئی۔ درجنوں افراد جاں بحق ہو گئے۔ دریائے سندھ میں طغیانی سے ایک کلومیٹر پٹڑی پانی میں بہہ گئی ہے پسنجر ٹرینیں بند ہو گئیں۔ چشمہ بیراج کے تمام گیٹ کھول دیئے گئے، کوٹ سلطان کے بند کو خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔ سپر ہائی وے پر گاڑیاں پھسلنے سے آٹھ افراد ہلاک ہو گئے۔

○ سانحہ نیاز بیگ لاہور میں حکومت اور تحریک فقہ جعفریہ میں مذاکرات پھر ناکام ہو گئے۔ پولیس کی ناکہ بندی اور مکینوں کی مورچہ بندی تیسرے روز بھی جاری رہی۔ علاقہ محاصرے کی حالت میں ہے۔

○ پنجاب کے وزیر اعلیٰ منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ ہم نے جرائم ختم کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ کسی مجرم سے کوئی رعایت نہ ہو گی کسی کو قانون ہاتھ میں لینے کی اجازت نہیں دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ دیہات میں ۹۴ ہزار خاندانوں کو زمین دی جائے گی۔

○ سپریم کورٹ کے سابق چیف جسٹس ڈاکٹر نسیم حسن شاہ نے کہا ہے کہ نواز شریف حکومت کی بحالی سے پاکستان کا نام پوری دنیا میں روشن ہو گیا تھا۔

دانتوں کا معائنہ مفت
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ رانا مدثر احمد
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ
۴½ بجے تا ۸½ بجے شام

بھٹی ہومیوپیتھک کلینک
ٹائم
دارالیمن وسطی : صبح 7 تا 9 بجے
رحمٰن بازار : صبح 9 تا ½12 بجے
شام ½5 تا ½8 بجے

ضرورت ڈرائیور
ایک تجربہ کار ڈرائیور کی ضرورت ہے۔ ریٹائرڈ فوجی کو ترجیح دی جائے گی۔
مقامی صدر / امیر کی سفارش سے فوری طور پر رابطہ کریں۔ راجہ نثار احمد
مینیجر باٹا شوز سٹور امین بازار سرگودھا فون گھر 61987

ضروری اعلان

○ ایک عدد الفضل کی رسید بک نمبر ۶۹ جس پر دس رسیدیں کاٹی گئی ہیں مورخہ ۹۴-۷-۱۷ کو گم ہو گئی ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ اس رسید بک پر اپنا چندہ جمع نہ کرائیں نیز اگر کسی دوست کو یہ رسید بک مل جائے تو دفتر الفضل میں جمع کرا دیں۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

ھوالشافی
نرینہ اولاد سے محروم بے اولاد دکھی عورتوں کیلئے
دکھی مخلوق کی خدمت میں مصروف
۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
پر امید واحد علاجگاہ
دواخانہ حکیم نظام جان
اقصیٰ چوک ربوہ
فون: 212358
ربوہ میں ہر ماہ کی 5 6 7 تاریخ کو
کراچی میں ہر ماہ کی 12 13 14 15 تاریخ کو
ملتان میں ہر ماہ کی 25 26 27 28 تاریخ کو
حکیم انوار احمد جان ابن حکیم نظام جان
پوسٹ بکس 222 چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ ☎ 218527